

مضمون :-

شجرِ ماری

۱۔ جو آج ہے پلودا شجر ہو کر رہے گا
شیریں میرے خوابوں کا ثمر ہو کر رہے گا

دشت کو شجر کہتے ہیں اور درخت ٹعاس کو شجرِ ماری کہتے ہیں۔
شجرِ ماری وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اس سے انکار ممکن نہیں
ہے کیوں کہ یہ ہمارے ان حسین خوابوں کی تعبیر ہے جسے ہر
صاحبِ شعور رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اس حسین کائنات میں
”لو نہ تو مخلوق شامل ہے۔ جنہیں عمری طور پر تین اقسام
میں بانڈا جاتا ہے۔ عالم حیوانات جس کی سرکاری حقارت
انسان کے سر قرار پائی ہے۔ عالم نباتات جس میں مٹی
پر اور اس طرح کی دیگر چیزیں شامل ہیں۔ تبسرا عالم نباتات
کہلاتا ہے جو پودوں اور درختوں پر مشتمل ہے۔ یہی ہمارا
اصل موضوع ہے۔ نباتات کی دنیا بے جا نہیں ہے۔ بلکہ
جاندار ہے۔

درختوں کو زمین کا حسن قرار دیا گیا ہے۔ یہ مخلوق
خاموشی کا منظر ہے۔ گہراں کی اس خاموشی میں بھی
داستانِ کائنات مفر ہے۔ لیکن اس داستانِ کائنات کو
سننے کے لیے ہر پور گوش گوش در مار ہے۔ قرآن مجیدی
مقدس الہامی کتاب میں ان درختوں اور پودوں کا
بنایت و تشریح انداز میں یوں تذکرہ کیا گیا ہے کہ

سامان اکٹھا کر سکتے ہیں اور ماحول کو صاف ستھرا بنا سکتے ہیں۔ انتہائی افسوس کی بات ہے کہ ہمارے خدا میں شجر ہماری اہمیت پر زور نہیں دیا جاتا۔ کلوٹی غیر پیداواروں سے خاص اہیل کی بانی ہے کہ شجر ہماری ہی قسم کو تیز کیا جائے اور اس کی ترقی میں کسی بھی قسم کی رکاوٹ نہ پیدا کی جائے۔

المنقصر کے یہ لینا چاہئے کہ :-

بدلے گی اب روز فضا دیکھتے رہو
یارو شجر لگاؤ جزا دیکھتے رہو

۔ ————— ۔